مقرر کیسا ہو؟

عبد مصطفی

"مقرر کیسا ہو؟" ایک مختصر مضمون جس میں آپ پڑھیں گے:

- مقرر، واعظ، خطیب کیسا ہونا چاہیے؟ کیا ہر شخص تقریر کر سکتا ہے؟
- وعظ و نصیحت کے کیا شرائط ہیں؟ یہ ایک ذمے داری کا کام ہے۔
- عالم کسے کہتے ہیں؟ غیر عالم کا وعظ کہنا ناجائز ہے۔
- دوران تقریر کن باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے؟
- معتبر علماے اسلام کے اقوال و فتاوی کی روشنی میں واعظ کے اوصاف
- مقررین و واعظین کے لیے لمحہ فکر۔ کیا آپ تقریر کرنے کے اہل ہیں؟

مقرر کیسا ہو؟

عبد مصطفی
محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی

ABDE MUSTAFA

رسالے کا نام : مقرر کیسا ہو؟
مصنف : محمد صابر اسماعیلی قادری رضوی (عبد مصطفی)
نظر ثانی : مفتی محمد گلریز مصباحی صاحب
محمد ذاکر حسین رضوی صاحب
محمد حفیظ الرحمن چشتی صاحب
موضوع : اصلاح معاشرہ
زبان : اردو
ناشر : عبد مصطفی آفیشل
کل صفحات :
قیمت :
سنہ اشاعت : 2018
آن لائن ملنے کے پتے : Abdemustafaofficial.blogspot.com
Archive.org/ WhatsApp / Telegram / +919102520764

عبد مصطفی آفیشل
ہزاری باغ، جھارکھنڈ، ہندستان

بسم اللہ علیکم

تقریر، وعظ و نصیحت کرنا کوئی معمولی اور آسان کام نہیں ہے بلکہ ایک بڑی ذمے داری کا کام ہے اور انبیاے کرام علیہم السلام کی سنت ہے، جو کہ ہر انسان کے بس کی بات نہیں- اگر تقریر میں کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا عوام الناس پر بہت برا اثر پڑتا ہے- کبھی کبھی تو یہ بھی دیکھا جاتا ہے کہ تقریر میں ہوئی غلطی لوگوں کے گمراہ ہونے کا سبب بن جاتی ہے! دنیا کے ہر کام کو اس کا جاننے والا کرے تو ہی اچھا ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ "جو سانپ کا منتر نہ جانتا ہو اسے بل (سوراخ) میں ہاتھ نہیں ڈالنا چاہیے"- دوسرے کاموں کی طرح تقریر کرنے کے لیے بھی بہت سی چیزیں ضروری ہیں جن کے بغیر اس میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی-

دور حاضر اور تقریر:

آج کل تو تقریر کرنا ایک پیشہ ہو گیا ہے، جسے دیکھو دو کتابیں پڑھ کر تقریر کرنے نکل پڑتا ہے اور خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور لوگوں کو بھی گمراہ کرتا ہے- اگر ہم تاریخ اٹھا کر دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی تاریخ بہت پرانی ہے؛ امام شعبی جو کہ اجلہ تابعین میں سے ہیں، فرماتے ہیں کہ میں ایک مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے گیا تو دیکھا کہ ایک لمبی داڑھی والا شخص تقریر کر رہا ہے، انھیں لوگ گھیرے ہوئے ہیں؛ اس نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا فرمائے ہیں، ہر صور میں دو بار پھونکا جائے گا، ایک بے ہوشی کے لیے ایک قیامت کے لیے-

امام شعبی نے اس مقرر سے کہا کہ اللہ سے ڈر! جھوٹی حدیث مت بیان کر، اللہ تعالیٰ نے صرف ایک صور پیدا کیا ہے جس میں دو بار پھونکا جائے گا تو اس مقرر نے کہا کہ اے بدکردار تو میرا رد کرتا ہے اور جوتا اٹھا کر امام شعبی کو مارنے لگا پھر پورا مجمع امام شعبی پر ٹوٹ پڑا اور پٹائی شروع کر دی اور امام شعبی کہتے ہیں کہ مجھے اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک میں نے یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے دو صور پیدا کیے ہیں، تو ان لوگوں نے میری جان بخشی-

(ملخصًا: فتاوی شارح بخاری، جلد دوم، صفحہ نمبر130 بہ حوالہ الموضوعات کبیر)

دور حاضر میں ایسے تقریر کرنے والوں کی بھرمار ہے، ایک ڈھونڈو تو ہزار ملتے ہیں! اپنی جیبوں کو گرم کرنے اور واہ واہی لوٹنے کے لیے کسی بھی حد تک گر سکتے ہیں- فرائض و واجبات تک کا پتا نہیں اور عقائد بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں، من مانی کو دین بتاتے ہیں، حق پتا چلنے پر ہٹ دھرمی کرتے ہیں، اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لیے احادیث کی مخالفت تک کر دیتے ہیں- ایسے مقررین کے بارے میں علما فرماتے ہیں کہ یہ یہود و نصاریٰ کی سنت پر عمل کر رہے ہیں-

(انظر: فتاوی رضویہ، جلد13، صفحہ نمبر200)

اس مختصر مضمون میں:

تقریر کرنے والا کیسا ہونا چاہیے؟ اس کے اندر کن باتوں کا ہونا ضروری ہے؟ دوران تقریر کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے؟ اور اسی طرح کے کئی سوالات کے جوابات اس مختصر سے مضمون میں بتانے کی کوشش کی گئی ہے- اللہ تعالیٰ اس چھوٹی سی کاوش کو قبول فرمائے اور لوگوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے، آمین-

تقریر کرنے والے کے لیے شرائط:

اعلی حضرت، امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

واعظ کے لیے پہلی شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہو؛ دیوبندی، وہابی، غیر مقلد وغیرہ مسلمان ہی نہیں، ان کی تقریر سننا حرام ہے- انھیں واعظ بنانا ناجائز ہے-

دوسری شرط یہ ہے کہ واعظ سنی ہو، غیر سنی کو واعظ بنانا حرام ہے اگرچہ وہ بات ٹھیک ہی کہے- حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی بدمذہب کی توقیر کی اس نے دین اسلام کے ڈھانے پر مدد کی-

(کنز العمال، حدیث نمبر1102)

تیسری شرط ہے عالم ہونا، جاہل کو واعظ کہنا ناجائز ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

لوگوں نے جاہلوں کو سردار بنا لیا پس جب ان سے سوال کیا گیا تو انھوں نے بے علم احکام شرعی بیان کرنے شروع کیے تو آپ بھی گمراہ ہوئے اور اوروں کو بھی گمراہ کیا-

(صحیح بخاری، جلد1، صفحہ نمبر20)

چوتھی شرط ہے فاسق نہ ہونا؛ فاسق کو واعظ بنانا اس کی تعظیم کرنا ہے جبکہ اس کی توہین واجب ہے-

(ملخصًا: فتاوی رضویہ، جلد29، صفحہ نمبر71)

اس سے معلوم ہوا کہ تقریر کرنے والا سنی صحیح العقیدہ، متقی اور عالم ہونا چاہیے- عالم ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ صرف سند کا مالک ہے بلکہ علم ہونا چاہیے- ہو سکتا ہے کہ یہ سوالات ذہن میں آئیں کہ عالم کسے کہتے ہیں، عالم ہونے کے لیے

کتنا علم ہونا ضروری ہے؟ عالم بننے کے لیے کتنی کتابوں کا پڑھنا ضروری ہے؟.... وغیرہ، لہذا آگے بڑھنے سے پہلے ہم اس کو تفصیل سے بیان کر دیتے ہیں تاکہ مکمل طور پر بات سمجھ میں آ جائے-

عالم کسے کہتے ہیں؟

امام اہل سنت، امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ عالم کی یہ تعریف ہے کہ عقائد سے پورے طور پر آگاہ ہو اور مستقل ہو اور اپنی ضروریات کو کتاب سے نکال سکے بغیر کسی کی مدد کے (پھر مزید فرماتے ہیں کہ) صرف کتب بینی کافی نہیں بلکہ علم افواہ رجال سے بھی حاصل ہوتا ہے-

(ملفوظات، صفحہ نمبر11)

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ (پیر ہونے کے لیے) دوسری شرط فقہ کا اتنا علم کہ اپنی حاجت کے سب مسائل جانتا ہو اور حاجت جدید پیش آئے تو اس کا حکم کتاب سے نکال سکے؛ بغیر اس کے اور فنون کا کتنا ہی بڑا عالم ہو عالم نہیں-

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ نمبر212)

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں کہ سند کوئی چیز نہیں، بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں اور جنھوں نے سند نہ لی ان کی شاگردی کی لیاقت بھی ان سند یافتوں میں نہیں ہوتی- علم ہونا چاہیے اور علم الفتوی پڑھنے سے نہیں آتا جب تک مدتہا کسی طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو، مفتیان کامل کے بعض صحبت یافتہ کہ

ظاہری درس و تدریس میں پورے نہ تھے مگر خدمت علماے کرام میں اکثر حاضر رہتے اور تحقیق مسائل کا شغل ان کا وظیفہ تھا- فقیر نے دیکھا ہے کہ وہ مسائل میں آج کل کے صدہا فارغ التحصیلوں بلکہ مدرّسوں بلکہ نام کے مفتیوں سے بہ درجہا زائد تھے پس اگر شخص مذکور فی السوال خواہ بہ ذات خود خواہ بہ فیض صحبت علماے کاملین کافی علم رکھتا ہے جو بیان کرتا ہے غالباً صحیح ہوتا ہے اس کی خطا سے اس کا صواب زیادہ ہے تو ہرج نہیں-

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ نمبر683)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں کہ (پیر بننے کے لیے ایک شرط یہ ہے کہ) علم فقہ اس کی اپنی ضرورت کے قابل کافی ہو اور یہ بھی لازم ہے کہ عقائد اہل سنت سے پورا واقف ہو اور کفر و اسلام ضلالت و ہدایت کے فرق کا خوب عارف ہو ورنہ آج بدمذہب نہیں تو کل ہو جائے گا "فمن لم یعرف الشر فیوما یقع فیہ" یعنی جو شر سے آگاہ نہیں وہ ایک دن اس میں پڑ جائے گا، صدہا کلمات و حرکات ہیں جن سے کفر لازم آتا ہے اور براہ جہالت ان میں پڑ جاتے ہیں، اول تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ ان سے قول یا فعل کفر صادر ہوا اور بے اطلاع توبہ ناممکن تو مبتلا کے مبتلا ہی رہے-

(فتاوی افریقہ، صفحہ نمبر137)

حضور صدر الشریعہ کی وضاحت:

صدر الشریعہ، حضرت علامہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ (پیر کی چوتھی شرط یہ ہے کہ) بہ قدر ضرورت علم رکھتا ہو کہ اوامر کا امتثال

اور نواہی سے اجتناب کر سکے اور جب علم نہ ہو گا تو شیطان کے دھوکے میں آنا کچھ مستبعد نہیں۔

(فتاوی امجدیہ، جلد4، صفحہ نمبر323)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں کہ پیر کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بہ قدر ضرورت علم رکھتا ہو تاکہ فرض و واجب کا ترک نہ ہو اور حرام سے بچے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں "بے علم صوفی شیطان کا مسخرہ ہے" اور بغیر علم کے شیطان کے مکائد سے ہرگز نجات نہیں پا سکتا پھر دوسروں کی کیا رہنمائی کر سکتا ہے۔

(فتاوی امجدیہ، جلد4، صفحہ نمبر51)

صدر الشریعہ علیہ الرحمہ مزید فرماتے ہیں کہ (پیر کی دوسری شرط یہ ہے کہ) اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔

(بہار شریعت، حصہ 1، صفحہ نمبر64)

حضور ملک العلماء کی وضاحت:

ملک العلماء، مولانا ظفر الدین بہاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مریدوں کو کسی سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق ایسے شخص سے بیعت ہونا چاہیے جو اپنی ضرورت کے مسائل جانتا اور یاد نہ ہونے پر کتاب سے نکال سکتا ہو۔

(فتاوی ملک العلماء، صفحہ نمبر319)

حضور مفتی اعظم ہند کی وضاحت:

مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ مصطفی رضا خان رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ مریدوں کو کسی سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق ایسے شخص سے مرید ہونا چاہیے جو اپنی ضرورت کے مسائل جانتا اور یاد نہ ہونے پر کتاب سے نکال سکتا ہو۔

(فتاوی مصطفویہ، صفحہ نمبر504)

حاصلِ کلام:

اکابر علما کی مذکورہ عبارات کا خلاصہ یہ ہے کہ عالم وہ ہے جو:

(1) عقائد سے پوری طرح سے واقف ہو تاکہ کفر و اسلام اور ہدایت و گمراہی کے درمیان فرق کو سمجھ سکے اور باطل نظریات سے اجتناب کر سکے۔

(2) اپنی ضرورت کے مسائل (نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ وغیرہ کے مسائل اور جملہ ضروری مسائل شرعیہ) کو جانتا ہو۔

(3) اگر کوئی مسئلہ پیش آ جائے تو اسے بغیر کسی کی مدد کے خود سے کتابوں سے نکال سکتا ہو۔

(4) علم کتابیں پڑھ کر، علما سے سن کر اور ان کی صحبت میں رہ کر بھی حاصل ہوتا ہے۔

(5) سند کی ضرورت نہیں بلکہ علما سے پوچھ پوچھ کر اور مسائل کی بار بار تحقیق کر کے بھی انسان عالم بن جاتا ہے بلکہ درس نظامی پڑھے ہوئے نام کے مفتیوں سے زیادہ علم ہو سکتا ہے۔

(6) عقائد اور فقہ کا بنیادی علم ضروری ہے اس کے علاوہ دوسرے کئی علوم کا ماہر ہو، عالم نہیں۔

یہ عالم کی تعریف ہے جسے علامہ محمد قاسم عطاری صاحب نے ایک سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے (ہم نے خلاصہ بیان کیا ہے) اور اس کی تصدیق کئی مفتیان کرام نے فرمائی ہے جن کے نام یہ ہیں:

(1) رئیس دار الافتاء، شیخ الحدیث دار العلوم امجدیہ، حضرت علامہ مولانا محمد اسماعیل مد ظلہ العالی

(2) علامہ مولانا مفتی شمس الہدی، جامعہ اشرفیہ مبارک پور

(3) حضرت علامہ مولانا مفتی محمود اختر صاحب، رضوی امجدی دار الافتاء ممبئ

(4) حضرت علامہ مولانا محمد مطیع الرحمن صاحب ممبئ

(5) حضرت علامہ مولانا عبد الرحیم بستوی صاحب بریلی شریف

(6) حضرت علامہ مولانا نیاز احمد چشتیاں شریف

(7) حضرت علامہ مولانا محمد اعظم صاحب بریلی شریف

(8) حضرت علامہ مولانا مفتی محمد سراج سعیدی پاکستان

(9) حضرت علامہ مولانا محمد ابراہیم قادری پاکستان

(10) حضرت علامہ مولانا محمد فیصل الرسول رضوی پاکستان

(11) حضرت علامہ مولانا مفتی فضیل رضا صاحب پاکستان

(12) حضرت علامہ مولانا احمد میاں برکاتی پاکستان

(انظر: فتاوی اہل سنت، حصہ 8)

موضوع کی طرف واپسی:

جن شرائط کا ہم نے ذکر کیا ہے ان سب کا ہونا ضروری ہے ورنہ تقریر کرنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے- اگر کوئی سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق عالم نہ ہو تو اس کا تقریر کرنا جائز نہیں اور بغیر علم کے تقریر کرنا ہلاکت کا سبب بن سکتا ہے-

بغیر علم کے قرآن کا مطلب بیان کرنا:

اللہ کے رسول ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے بغیر علم قرآن کا مطلب بیان کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے- اس کو ترمذی نے ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت کیا اور صحیح قرار دیا-

(جامع الترمذی، باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن، 119/2)

دور حاضر میں تو حالات یہ ہیں کہ کئی مقررین بغیر علم کے کچھ بھی کہ دیتے ہیں جس کا نقصان عوام اور علما کو اٹھانا پڑتا ہے- اب تو تقریر کی کئی کتابیں بھی آ گئیں ہیں جنھیں رٹ کر لوگ بنی بنائی تقریر کرنے لگتے ہیں، نہ تو زیادہ مطالعے کی ضرورت اور نہ زیادہ تحقیق کی- ہم یہ نہیں کہتے کہ وعظ و نصیحت کرنے والا علم صرف، نحو، علم المعانی، لغت وغیرہ پر مہارت رکھتا ہو لیکن بنیادی علم ضروری ہے جس کی تفصیل ہم بیان کر چکے ہیں- اب ہم اسی پر مزید روشنی ڈالنے کے لیے امام ابن حجر ہیتمی شافعی رحمہ اللہ کا قول نقل کر رہے ہیں، ملاحظہ فرمائیں:

امام ابن حجر مکی شافعی کی وضاحت:

امام ابن حجر ہیتمی شافعی رحمہ اللہ ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ اگر کوئی ترغیب و ترہیب وغیرہ آیات اور احادیث سے وعظ و نصیحت کرتا ہے اور ان کی تفسیر ائمہ کے اقوال سے کرتا ہے تو اس کے لیے وعظ و نصیحت کرنا جائز ہے، اگرچہ وہ علم نحو وغیرہ سے واقف نہ بھی ہو کیوں کہ یہ علما کے کلام کا ناقل ہے اور علما کے کلام کو دوسروں تک نقل کرنے والے کے لیے صرف یہ شرط ہے کہ اس میں عدالت پائی جائے اور وہ اپنی رائے اور اپنے فہم سے اس میں کوئی تصرف نہ کرے- اس ناقل میں اس کے سوا اور کوئی چیز شرط نہیں لیکن اگر وہ علما کے کلام میں اپنی رائے اور اپنے فہم سے تصرف کرے اور اس میں تصرف کرنے کی اہلیت نہیں پائی جاتی ہے کہ اس کے متعلقہ علوم میں اس کو رسوخ حاصل نہیں تو پھر مسلمانوں کے ائمہ اور حکمرانوں پر اور ہر اس شخص پر واجب ہے جو اسے روکنے کی قدرت رکھتا ہے اس کو اس کی گہرائی میں جانے سے روکیں اور اگر وہ باز نہ آئے تو پھر اس مقدمے کو قاضیوں کے پاس پیش کیا جائے تاکہ اس کو ایسی شدید تعزیری سزا دی جا سکے جو اس کو اور اس کے مثل دوسرے جاہلوں کو اس قسم کے مشکل امور میں کھوج لگانے سے روک دیں- اور جس شخص کو وعظ و تبلیغ کے لیے ضروری علوم میں رسوخ حاصل ہے اس کا وعظ و نصیحت کرنا جائز ہے اور یہ بہت بلند درجہ اور شریف و مکرم منصب ہے-

(ملتقطاً: فتاوی حدیثیہ مترجم، صفحہ نمبر636)

بحر العلوم، مفتی عبد المنان اعظمی صاحب کی وضاحت:

علم کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ مقرر فاسق نہ ہو جیسا کہ حضرت علامہ عبد المنان اعظمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ (فاسق سے) تقریر نہیں کرانی چاہیے۔

(ملخصاً: فتاوی بحر العلوم، جلد1، صفحہ نمبر390)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ بے علم کو وعظ کہنا (تقریر کرنا) حرام ہے۔

(ایضاً، جلد4، صفحہ نمبر150)

ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ جو وعظ کہنے کا اہل نہ ہو اسے وعظ نہیں کہنا چاہیے۔

(ایضاً، صفحہ نمبر387)

ایک اور مقام پر اعلی حضرت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ سند کوئی چیز نہیں، بہتیرے سند یافتہ محض بے بہرہ ہوتے ہیں اور جنھوں نے سند نہ لی ان کی شاگردی کی لیاقت بھی ان سند یافتوں میں نہیں ہوتی۔ علم ہونا چاہیے اور علم الفتوی پڑھنے سے نہیں آتا جب تک مدتہا کسی طبیب حاذق کا مطب نہ کیا ہو، مفتیان کامل کے بعض صحبت یافتہ کہ ظاہری درس و تدریس میں پورے نہ تھے مگر خدمت علماے کرام میں اکثر حاضر رہتے اور تحقیق مسائل کا شغل ان کا وظیفہ تھا۔ فقیر نے دیکھا ہے کہ وہ مسائل میں آج کل کے صدہا فارغ التحصیلوں بلکہ مدرسوں بلکہ نام کے مفتیوں سے بہ درجہا زائد تھے پس اگر شخص مذکور فی السوال خواہ بہ ذات خود خواہ بہ فیض صحبت علماے کاملین کافی علم رکھتا ہے جو بیان کرتا ہے غالباً صحیح ہوتا ہے اس کی خطا سے اس کا صواب زیادہ ہے تو ہرج نہیں۔ (فتاوی رضویہ)

(انظر: فتاوی بحر العلوم، جلد5، صفحہ نمبر230)

کچھ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ کی قلم سے:

حضرت علامہ مفتی اجمل قادری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ تقریر کرنا محدث، مفسر، عالم کا ہی کام ہے؛ چناں چہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ واعظ کے لیے ضروری ہے کہ وہ مسلمان عاقل بالغ ہو- اس میں ایسی عدالت ہو جیسی عدالت راوی حدیث اور شاہد کے لیے شرط کی ہے- وہ محدث مفسر ہو، سلف صالحین کی سیرتوں کا حسب ضرورت جاننے والا ہو- ہماری محدث سے مراد وہ شخص ہے جو کتب حدیث کا شغل رکھتا ہو اس طرح پر کہ اس نے الفاظ حدیث پڑھ کر اس کے معنی سمجھے ہوں اور احادیث کی صحت و ضعف کو پہچانتا ہو اگرچہ یہ معرفت اسے کسی محدث کے بتانے یا فقیہ کے ذریعے سے حاصل ہو- اور مفسر سے مراد وہ شخص ہے جو قرآن کریم کے مشکل حکم کی شرح اور آیات مشکلہ کی تاویل اور سلف کی تفاسیر سے شغل رکھتا ہو لیکن واعظ کا ماخذ قرآن مجید موافق تفسیر و تاویل ظاہر ہو اور وہ حدیث رسول ﷺ جو عند المحدثین معروف ہو- اور اصحاب رسول و تابعین اور مومنین و صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اقوال ہوں اور فضائل و سیرت النبی ﷺ ہو اور وہ بے ثبوت قصے ذکر نہ کریں کہ صحابہ نے ایسے قصوں کے بیان کرنے پر بہت سختی سے انکار کیا ہے اور قصہ خوانوں کو مساجد سے نکال دیا ہے اور انھیں مارا ہے-

(القول الجمیل از شاہ ولی للہ محدث دہلوی رحمہ للہ)

ان عبارات سے واضح ہو گیا کہ واعظ و مقرر کے شرائط سے مسلمان ہونا، عاقل ہونا، بالغ ہونا، عادل ہونا، ایسی عدالت ہونا جو راوی حدیث و گواہ میں معتبر ہو،

اس کا ایسا محدث ہونا جو کتب احادیث کا ماہر ہو اور احادیث کے ضعف و صحت کو پہچانتا ہو، اس کا ایسا مفسر ہونا جو آیات مشکلہ کی توجیہ و تاویل سے واقف ہو اور تفاسیر اسلاف پر اطلاع ہو، سیرت النبی ﷺ سے اچھا واقف ہو، اقوال صحابہ، تابعین و سلف صالحین پر مطلع ہو، وہ قرآن و حدیث اور اقوال سلف و خلف سے وعظ کہتا ہو- اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ واعظ و مقرر کے لیے عالم اور دیندار ہونا ضروری ہے تو جو شخص فاسق و فاجر اور احترام مجلس کے خلاف کام کرتا ہو اور بجائے قرآن و حدیث کے دوسری باتیں کرتا ہو اس کو وعظ و تقریر کا کوئی حق حاصل نہیں اور ایسے شخص کو مقرر بنانا بھی جائز نہیں-

(ملخصاً: فتاوی اجملیہ، جلد4، صفحہ نمبر101)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ جو داڑھی منڈواتا ہے یا حد شرعی سے کم رکھتا ہے اس سے میلاد شریف نہ پڑھوانا چاہیے کہ وہ شرعاً فاسق ہے اور اس کو تخت (اسٹیج) پر بٹھانے میں اس کی تعظیم ہے-

(ایضاً، صفحہ نمبر106)

حضرت علامہ، فقیہ ابواللیث نصر سمرقندی رحمہ اللہ کی واعظین و مقررین کو ہدایات

واعظ کو نیک ہونا چاہیے:

فقیہ ابواللیث نصر سمرقندی رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ پہلی بات کہ وعظ و نصیحت کرنے والا نیک ہونا چاہیے، اس لیے کہ اگر وہ خود نیک نہ ہو گا تو سمجھدار لوگ اس کے پاس نہ آئیں گے اور صرف بے وقوف ہی اس کے پیچھے پیچھے لگے رہیں گے

جس سے فتنہ و فساد پیدا ہو گا اور انجام کار ایسے شخص کا کلام لوگوں کے دلوں پر مطلقاً اثر نہ کرے گا-

واعظ کا پرہیزگار ہونا بھی ضروری ہے:

دوسری چیز یہ کہ نصیحت کرنے والے (واعظ و خطیب) کے لیے یہ ضروری ہے کہ پرہیز گار ہو اور لوگوں سے کوئی ایسی حدیث بیان نہ کرے جو درجۂ صحت سے گری ہوئی ہو؛ اس لیے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کوئی حدیث بیان کرے اور جانتا ہو کہ وہ جھوٹی ہے تو وہ جھوٹوں میں سے ایک ہے-

(شعیب الایمان، 1/1 و معرفۃ السنن والآثار، 1/26 و مسند احمد، 39/340 و مسند ابن الجعد، 1/93 و علل دار قطنی، 3/270)

(انظر: بستان العارفین للسمرقندی، صفحہ نمبر55)

بدمذہبوں کا وعظ ہرگز نہ سنیں:

اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیے کہ جو بدمذہب ہو اس کی تقریر ہرگز نہیں سننی چاہیے- حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر فاروق رضی للہ تعالیٰ عنہ کو یہودیوں کی باتیں سننے، لکھنے اور تورات پڑھنے سے روک دیا (منع فرما دیا)-

(شرح السنۃ، جلد1، صفحہ نمبر219 و سنن دارمی، جلد1، صفحہ نمبر126)

جب حضرت عمر فاروق رضی للہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ نے منع فرما دیا تو پھر ہم کس گنتی میں شمار ہوتے ہیں-

ایک جلیل القدر تابعی کا عمل:

امام محمد بن سیرین رحمہ اللہ بدمذہبوں سے قرآن کی آیات اور احادیث بھی سننے سے پرہیز کرتے تھے- (سنن دارمی)

امام ابن طاوس کا عمل:

امام ابن طاوس رحمہ اللہ سے جب کوئی بدمذہب بات کرنے آتا تو آپ اپنے کانوں میں اپنی انگلیاں ڈال لیتے اور اپنے بیٹے کو بھی اس کا حکم دیتے اور فرماتے کہ اس کی بات مت سننا کیوں کہ دل کمزور ہوتا ہے-

(اعتقاد اھل السنۃ اللالکائی، جلد1، صفحہ نمبر135)

حضرت ایوب سختیانی کا عمل:

حضرت ایوب سختیانی رحمہ اللہ سے جب کوئی بدمذہب بات کرنا چاہتا تو آپ منہ پھیر لیتے اور گفتگو نہ کرتے-

(اعتقاد اھل السنۃ اللالکائی، جلد1، صفحہ نمبر143)

علما و اولیا کے اقوال و افعال سے پتا چلتا ہے کہ بدمذہبوں کی تقاریر تو دور ان کی کوئی بات سننا بھی مناسب نہیں-

(ماخوذ از ماہنامہ اشرفیہ، نومبر و دسمبر 2015)

مقررین و واعظین کے لیے کچھ اور ضروری باتیں

لمبی تقریر نہ کی جائے:

حضرت علامہ، فقیہ ابواللیث نصر سمرقندی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ واعظ کو اس بات کی فکر ہونی چاہیے کہ مجلس طویل نہ ہونے پائے ورنہ لوگ گھبرا جائیں گے اور مجلس علم کی برکات جاتی رہیں گی۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک وقت دلوں کے خوش ہونے اور لگنے کا ہوتا ہے اور ایک وقت دلوں کی اکتاہٹ اور گھبراہٹ کا ہوتا ہے لہذا لوگوں کو اس وقت تک نصیحت کرو جب تک ان کا دل لگا رہے۔

ابن شہاب زہری بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دلوں کو تھوڑی تھوڑی دیر بعد راحت دیتے رہو۔

(مسند شہاب قضائی، 3/53 و جامع الاحادیث للسیوطی، 13/148 و کنز العمال، 3/37)

حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک واعظ تھا جو بہت طویل وعظ دیا کرتا تھا، یہاں تک کہ لوگ اکتا جایا کرتے تھے؛ انجام کار وہ واعظ اور سب اکتانے والے لعنت کیے گئے۔ اللہ اکبر!

(انظر: بستان العارفین للسمرقندی، صفحہ نمبر56)

ہمارے حالات:

ملک ہندستان میں ہونے والے اکثر اجلاس کی طرف نظر کی جائے تو دیکھنے کو ملتا ہے کہ آدھی رات تک نعت خوانی ہوتی ہے اور مقرر کو اس وقت دعوت دی جاتی ہے جب آدھے سے زیادہ لوگ اٹھ کر جا چکے ہوتے ہیں اور باقی نیند کی

حالت میں ہوتے ہیں- ایسے میں مقرر بھی پورے ذوق و شوق کے ساتھ بیان نہیں کر پاتا اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لاکھوں روپے صرف ہونے کے باوجود کوئی فائدہ نظر نہیں آتا-

مقرر نرم دل بھی ہونا چاہیے:

واعظ کو چاہیے کہ وہ متواضع اور نرم دل ہو- متکبر، سخت گو اور سخت دل ہرگز نہ ہو- اس لیے کہ تواضع اور نرمی رسول اکرم ﷺ کے پاکیزہ اخلاق میں سے ہیں-

پہلے خود عمل کرے:

واعظ کے لیے ضروری ہے کہ جب نماز، روزہ اور صدقہ وغیرہ کے فضائل لوگوں سے بیان کرے تو اس سے پہلے وہ خود ان پر عمل پیرا ہو تاکہ اس آیت کا مصداق نہ بنے:

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو! (سورۂ بقرہ:44)

بغیر علم کے بیان مت کرو:

واعظ کو تفسیر قرآن، احادیث رسول اور اقوال فقہا و علما پر دسترس حاصل ہو- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو وعظ کہتے ہوئے دیکھا تو پوچھا کہ کیا تو ناسخ و منسوخ کو جانتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! اس پر آپ رضی للہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ تو خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کر ڈالا-

مقرر سب کی طرف توجہ کرے:

ایک اچھے واعظ کا وصف یہ ہوتا ہے کہ جب وہ لوگوں کو نصیحت کرے تو کسی خاص شخص کی طرف متوجہ نہ ہو بلکہ سب کی طرف نگاہ توجہ کرے۔

مقرر لالچی نہ ہو:

یہ بھی ضروری ہے کہ مقرر حریص و لالچی نہ ہو؛ اس لیے کہ حرص آدمی کو ذلیل کر کے چھوڑتی ہے اور چہرے کی رونق اور علم کی برکت غارت کر کے رکھ دیتی ہے۔ ہاں اگر کوئی شخص بن مانگے تحفہ بھیجے تو اس کے قبول کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔

کچھ ظریفانہ کلام بھی کرے:

اگر واعظ محفل کو طول دینا چاہے تو اس میں کچھ ظریفانہ کلام بھی کرے جس سے لوگوں کے دل کھلیں اور طویل مجلس اکتاہٹ کا باعث نہ بنے کیوں کہ ایسے کلام سے انسان کا دل خوش ہوتا ہے اور مزید وعظ سننے کا شوق پیدا ہوتا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حکیمانہ معمول یہ تھا کہ جب لوگوں کو آخرت کی طرف رغبت اور دنیا سے نفرت دلانے کے لیے محفل منعقد کرتے اور جب محسوس کرتے کہ لوگ اکتائے ہوئے ہیں تو درخت لگانے اور مکان بنانے کا ذکر شروع کر دیتے؛ پھر جب محسوس کرتے کہ لوگوں کا دل لگ گیا ہے تو اب آخرت کا ذکر چھیڑ دیتے۔

خوف و امید کے درمیان رہے:

واعظ کو چاہیے کہ خوف اور امید دونوں کو اپنا موضوع سخن بنائے- صرف خوف یا صرف امید پر بیان نہ کرے کیوں کہ ایسا کرنا ممنوع ہے-

(ملخصا: بستان العارفین للسمرقندی)

آخری بات

وعظ و تبلیغ ایک اہم فریضہ ہے جس کے ساتھ عوام الناس کی اصلاح کی کڑی جڑی ہوئی ہے اور اس منصب پر اسی کا حق ہے جو شرائط پر پورا اترے- اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اور اس کے حبیب کریم ﷺ کے کرم سے ہم نے مقررین کی اصلاح کے لیے یہ مضمون لکھنے کا شرف حاصل کیا ہے اور امید ہے کہ جو لوگ وعظ و نصیحت کی اہلیت نہیں رکھتے وہ اسے پڑھ کر اپنی اصلاح فرمائیں گے-

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے منصب کا حق ادا کرنے اور انصاف کی بات کرنے اور لکھنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین-

یا نبی سلام علیک

یا رسول سلام علیک

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

Our Other Books

اللہ تعالیٰ کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟

اذان بلال اور سورج کا نکلنا

حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ

شب معراج نعلین عرش پر؟

مقرر کیسا ہو؟ (رسالۂ ھذا)

دعوت اسلامی کو پہچانو (جلد آ رہا ہے)

اختلاف اختلاف اختلاف (جلد آ رہا ہے)

روایت ام معبد اور سرکار ﷺ کا حلیہ مبارک (جلد آ رہا ہے)

گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!

Hurry up and download these pamphlets

عبد مصطفیٰ آفیشل

Hazaribagh, Jharkhand (India)